محمد سعید الدین تسکینؔ دہلوی

شیطان سے حفاظت

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم

دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں جو شیطان کے نام سے واقف نہ ہو۔ بچے سے لے کر بڑھے تک اِس سے واقف ہیں۔ بچے کو ذرا عقل وتمیز آئی اور اس کا نام اس کے گوش گزار ہوا۔ اِس نے وہ شہرت پائی ہے کہ ملائکہ مقربین کو بھی حاصل نہیں، اسرافیلؑ ،عزرائیلؑ، میکائیلؑ کی بابت اگر کسی جاہل گنوار سے پوچھا جائے تو وہ اپنی لاعلمی ظاہر کرے گا اور اگر اُسی سے شیطان کو دریافت کیا جائے تو وہ سنتے ہی لاحول پڑھ دے گا۔

عوام کو جس قدر اِس کے نام سے واقفیت ہے اُسی قدر اس کے کارہائے نمایاں اور ہتھکنڈوں سے ناواقف ہے بچے سے لے کر بڑھے تک اس کی کارسازیوں سے بے خبر ہیں‘ اور جو واقف ہیں وہ بھی وقتاً فوقتاً اس کا شکار ہوتے رہتے ہیں‘ پھر بھی نہیں سمجھتے۔

اسلام نے اس کی بیخ کنی کی ابتدا ہی سے تدابیر اختیار کی ہیں بچوں کو جب ذرا ہوشیار ہوں اور سمجھنے کی قابلیت پیدا ہو اُس کے دامِ تزویر سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ قرآن پاک میں ایک چھوٹی سی سورت اِسی شیطان سے متعلق ہے، وہ سب بچوں کو پڑھائی جاتی ہے مگر صرف طوطے کی طرح۔ افسوس کہ مکتبوں میں اس کے سمجھانے کی طرف مطلق توجہ نہیں دی جاتی۔ اگر ابتدا ہی سے اس کے معانی بچوں کے ذہن نشین کرائے جائیں تو آئندہ گمراہی کا بہت کچھ سدِّ باب ہوسکتا ہے۔ سورت مبارک یہ ہے:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (اے پیغمبر) آپ کہہ دیجئے میں آدمیوں کے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں مَلِکِ النَّاسِ اِلٰہِ النَّاسِ (اور وہ نہ صرف آدمیوں کا پروردگار ہے بلکہ اُن کا) بادشاہ اور معبود بھی ہے۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (اور کس بات سے پناہ لیتا ہوں) خنّاس (شیطان) کے وسوسوں کی بُرائی سے۔ اس کے بعد بتایا جاتا ہے کہ خنّاس کون ہے اور وہ کیا چیز ہے اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ . خنّاس وہ ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ پھر آگے اور زیادہ تشریح کی جاتی ہے اور بتایا جاتا ہے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ وہ خناس جنّوں میں سے بھی ہے اور آدمیوں میں سے بھی۔

اس سورۃ شریف میں اللہ تعالیٰ کا خطاب حضور انور ﷺ سے ہے مگر تعلیم تمام اُمت کو ہے۔ بتایا گیا ہے کہ خناس یعنی شیطان لوگوں کے دلوں میں بُرے وسوسے ڈالتا ہے۔ اور وہ جنات میں سے بھی ہے اور انسانوں میں سے بھی

ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ بعض خیالاتِ بد انسان کے دل میں عالمِ جنّات کی خبیث ارواح کی جانب سے بھی القا ہوتے ہیں۔ان سے بچنے کے لئے خدا سے پناہ مانگنی اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم پڑھنا چاہیے اور طبیعت کو ان سے ہٹانا چاہیے۔

بعض خیالات بد ایک انسان سے دوسرے انسان کے دل میں آتے ہیں مثلاً کسی نے کسی کو بُرا کام کرتے دیکھا اور اس کو بھی اس بُرے کام کے کرنے کی ترغیب ہوئی۔ایسا بُرا کام کرنے والا انسان دوسرے نا کردہ گناہ انسان کا شیطان ہے۔اس کی بہت سی صورتیں ہوجاتی ہیں۔انسان کی تحریر سے' تقریر سے، افعال سے' حرکات وسکنات سے، ارشادات سے' دوسرے اشخاص کی طبیعتیں بُرے نتائج اخذ کرتی ہیں' اور ایسے لوگ جو دوسروں کو اپنے کردار سے برے نتائج اخذ کرنے کا موقع دیتے ہیں۔درحقیقت شیطان ہیں۔اسی لئے بعض علماء کہتے ہیں کہ جس سے طبیعتِ انسانی برا خیال اخذ کرے وہی شیطان ہے۔گویا برا خیال خواہ کسی صورت سے دل میں آئے مجسّم شیطان ہے، کیونکہ خیال بھی ایک لطیف مادّی جسم رکھتا ہے' وہ دماغ کے مادّہ سے پیدا ہوا ہے اس لئے اُس کو ایک مجسّم ہستی مانا ہے اور عوام کو سمجھانے کے لئے تمام تجسیمی لوازم اس کے متعلق بیان کئے گئے ہیں۔خیالاتِ بد سے دل کو پاک کرنا درحقیقت شیطان کی جڑ کاٹنی ہے۔علم اخلاق کا دارومدار اسی پر ہے۔

یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ برے خیالات اکثر نیکی کے پیرائے میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور انسان کو پریشان وگمراہ کردیتے ہیں۔مثلاً آدمی کوئی نیک کام کرنا چاہتا ہے مگر بدخیال دور اندیشی کے لباس میں ظاہر ہوکر اور طرح طرح کی وجوہات سمجھا کر اُس نیک کام سے باز رکھتا ہے۔بروقت اِس کو سمجھنا انسان کے لئے ذرا مشکل ہوتا ہے اور اکثر تو اس مقام پر دھوکا کھا جاتے ہیں۔

شیطان کی مکاریاں اور فُسوں سازیاں تخلیقِ آدم سے تا ایں دَم تسلسل' طاقت اور نہایت فصاحت وبلاغت سے جاری ہیں۔ان سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے قرآن کریم کے احکام، نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور اُسوۂ حسنہ، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال وکردار اور ان کی ایثار واخلاص سے معمور زندگی سے ہی نورِ ہدایت اور درسِ عبرت حاصل ہوسکتا ہے اور اللہ کی مخلوق شیطان کے شر سے بچ کر راہِ راست پر آسکتی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ.

☆......☆......☆